کراماتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفِرت ہے۔(جامع صغیر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ فاروقِ اعظم[1] رضی اللہ تعالٰی عنہ

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (48صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جذبۂ عقیدت ومَحَبَّت کو فُزُوں تر ہوتا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابیّت کے دَرَخشاں ماہتاب، نِظامِ عَدْل کے آفتابِ عالمتاب، امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ **(تِرمِذی ج ۲ ص۲۸ حدیث۴۸۶)**

مــــــــــــــــــــدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (09-12-17/۲۹ ذُوالحِجّۃِ الحرام ۱۴۳۰ھ) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

حضرتِ علّامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی فرماتے ہیں: ؎

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرُود شریف — نہ ہووے حَشر تلک بھی برآوَرِ[1] حاجات

قبولیّت ہے دُعا کو دُرود کے باعِث — یہ ہے دُرود کہ ثابِت کرامت وبَرَکات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 346 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**کراماتِ صَحابہ**'' صَفْحہ 74 پر شَیخُ الْحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الْمصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: امیرُ الْمُؤمِنین، حامیٔ دینِ متین، مُحِبُّ الْمسلمین، غَیظُ الْمنافِقین، اِمامُ الْعادِلین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ایک لشکر کا سِپہ سالار (کمانڈر) بنا کر سرزمینِ ''نَہاوَنْد'' میں جِہاد کے لئے رَوانہ فرمایا۔ سِپہ سالارِ لشکرِ اسلامیہ حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کُفّارِ نابَکار سے برسرِ پیکار تھے کہ وزیرِ رسولِ انور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مسجِدِ نَبَوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مِنْبَرِ اَطہر پر خُطبہ پڑھتے ہوئے اچانک اِرشاد فرمایا: ''**یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حاضِرینِ مسجِد حیران رہ گئے کہ لشکرِ اسلام کے سِپہ سالار حضرتِ سارِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

[1] برآور کا معنٰی ہے: پورا ہونا۔

تو مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے سینکڑوں مِیل دُور سرزمینِ ''نَہاوَنْد'' میں مصروفِ جِہاد ہیں، آج امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُنہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اِس اُلجھن کی تشفّی تب ہوئی جب وہاں سے فاتحِ نَہاوَنْد حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاصِد (یعنی نمایَندہ) آیا اور اُس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں کُفّارِ جفا کار سے مُقابلے کے دَوران جب ہمیں شِکَست کے آثار نظر آنے لگے، اِتنے میں آواز آئی: ''یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ تو امیرُ الْمُؤمِنِین، خلیفۃُ الْمسلمین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز ہے اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت (یعنی پیٹھ) کر کے صَف بندی کا حُکْم دے دیا، اِس کے بعد ہم نے کُفّارِ بداَطوار پر زوردار یلغار کر دی تو ایک دم جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں اسلامی لشکر نے کُفّارِ بکار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عَساکِرِ اسلامِیہ (یعنی اسلامی فوجوں) کے قاہِرانہ حملوں کی تاب نہ لاکر لشکرِ اَشرار میدانِ کارزار سے راہِ فِرار اختیار کر گیا اور اَفواجِ اسلام نے فتحِ مُبین کا پَرچم لہرا دیا۔[1]

مُراد آئی مُرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
مِلا حاجَت رَوا ہم کو درِ سلطانِ عالَم سا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْھَقِی ج۶ ص ۳۷۰، تاریخ دمشق لابن عساکِر ج۴۴ ص۳۳۶، تارِیخُ الْخُلَفاء ص۹۹، مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج۴ ص۴۰۱ حدیث۵۹۵۴، حجۃ اللّٰہ علی العالمین ص ۶۱۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین، فاتحِ اَعظم حضرتِ سیِّدُنا فارُوقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اِس عالیشان کرامت سے عِلم وحِکمت کے کئی **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں:

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنین، مُحِبُّ الْمُسلمین، ناصِرِ دینِ مُبین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینۂ طَیِّبہ زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ''نَہاوَنْد'' کے میدانِ جنگ اور اُس کے اَحْوال و کَیفِیّات کو دیکھ لیا اور پھر عَساکرِ اِسلامِیہ کی **مشکلات کا حل بھی فوراً لشکر کے سِپہ سالار کو بتا دیا۔** اِس سے معلوم ہوا کہ اہلُ اللّٰہ کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت (یعنی سننے اور دیکھنے کی طاقت) کو عام لوگوں کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت پر ہرگز ہرگز قِیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ اعتِقاد رکھنا چاہئے کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **محبوب بندوں کے کانوں اور آنکھوں میں عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت رکھی ہے** اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اَعضاء کی طاقت اِس قدر بےمِثْل وبے مثال ہے اور اُن سے ایسے ایسے کارہائے نُمایاں اَنجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر **کرامت** کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ﴿2﴾ وزیرِ شَہَنْشاہِ نُبُوّت، رُکنِ قَصْرِ مِلَّت حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز سینکڑوں مِیل دُور نَہاوَنْد کے مقام پر پہنچی اور وہاں سب اہلِ لشکر نے اس کو سُنا ﴿3﴾ جانشینِ رسولِ مقبول، گلشنِ صَحابِیَّت کے مہکتے پھول، امیرُ الْمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بَرَکت سے **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو فَتْح ونصرت عنایت فرمائی۔

(کراماتِ صَحابہ ص ۷۴ تا ۷۶، مِرقاۃُ المَفاتِیح ج ۱۰ ص ۲۹۶ تحتَ الحدیث ۵۹۵۴ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صَحرا کر دیا　　کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم　　اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

شوکتِ مَغرور کا کس شخص نے توڑا طِلِسْم[1]　　مُنْہَدِم[2] کس نے الٰہی! قصرِ کِسریٰ[3] کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم کا تَعارُف

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اَطہر، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **کُنیت** ''ابو حَفْص'' اور لقب ''فاروقِ اَعظم'' ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **39** مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اسلام قَبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُورِ رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ **محترم میں اِعْلانِیہ نَماز ادا فرمائی**۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ

مــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) جادو　(2) گرانا　(3) بادشاہِ ایران کا محل۔

کُفّارِنا ہَنجار سے برسرِ پَیکار رہے اور سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلْح وجنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں وزیر و مُشیر کی حیثیَّت سے **وفادار و رفیقِ کار رہے۔** **مُحسِنِ اُمَّت**، خلیفۂ اوّل، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ مُنتخب فرمایا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز ہ کر جانَشینیٔ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بَطریقِ اَحسن سراَنجام دیا۔**

نَمازِ فَجر میں ایک بد بخت ابُولُؤلُؤ فیروز نامی (مجوسی یعنی آگ پوجنے والے) کافر نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے مُشرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت عُمْر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبوَّت سے فَیضیاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ روضۂ مُبارَکہ کے اندر یکم مُحَرَّمُ الْحرام 24 ہجری اتوار کے دن حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفون ہوئے جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلوئے پاک میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیا ض النضرة فی مناقِب العَشرة ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۱۰۸ وغیرہ) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قُرْبِ خاص

حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو دُنْیَوِی حیات میں بھی اور بعدِ مَمات بھی سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **قُرْبِ خاص** عطا کیا گیا چُنانچہ عاشقِ مصطَفٰے، فِدائے جملہ صَحابہ، مُحِبِّ اَولیاء واَصْفیا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ؎

محبوبِ ربِّ عَرش ہے اس سبز قُبّے میں پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق وعُمَر کی ہے

سَعدَین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں جُھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے (1)

کسی اور محبّت والے نے کہا ہے: ؎

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالِق میں

مزار اب ہے قریبِ مصطَفٰے فاروقِ اَعظَم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صاحِبِ کرامات

بارگاہِ نُبُوَّت سے فیضیاب، آسمانِ رِفعت کے دَرَخْشاں ماہتاب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد

---

(1) سَعدَین دو سعید سیّاروں کے نام ہیں۔ یہاں سَعدَین سے مراد حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ماہ وقمر یعنی چاند رسولِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تارے 70 ہزار ملائکہ ہیں جو مزار پُرانوار پر چھائے ہوئے ہیں۔

تمام صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان سے اَفضل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **صَاحِبُ الْکرامات** اور **جامِعُ الْفَضائِل وَالْکمالات** ہیں۔ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیگر خُصُوصِیّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کرامات کا تاجِ فضیلت دے کر دوسروں سے مُمتاز فرمادیا۔

کرامَت حق ہے

زمانۂ نُبُوَّت سے آج تک کبھی بھی اِس مسئلے (مَس۔ءَ۔لے) میں اَہلِ حق کے درمیان اِختِلاف نہیں ہوا سبھی کا مُتَّفِقہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان اور اَولیاءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں **اللہ** والوں کی کرامات کا صُدور و ظُہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ مُنْقَطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اَولیاءُ **اللہ** رَحِمَہُمُ اللہ سے کرامات صادِر وظاہِر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامَت کی تعریف

اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَنْبَعِ عِلْم وہُنَر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مزید چند کرامات بَیان کی جائیں گی مگر پہلے ''**کرامت**'' کی تعریف سُن لیجئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1250** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ **58** پر **صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ،** حضرتِ علّامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''کرامت'' کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ''ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔'' (بہارِ شریعت)

اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء

عُلَماء و اَکابِرینِ اسلام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کا اِس پر اِتِّفاق ہے کہ تمام صَحابۂ کِرام رِضْوانُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ''**اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء**'' ہیں، قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ اگرچہ دَرَجۂ وِلایَت کی بلند ترین منزِل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کمالاتِ وِلایَت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ رسالت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے غلاموں کو وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عنایت فرمایا اور اِن مُقدَّس ہستیوں رِضْوانُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں یعنی بُزُرگیوں سے سرفراز کیا کہ دوسرے تمام اَولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے لئے اِس معراجِ کمال کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حَضَراتِ صَحابۂ کِرام رِضْوانُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفضَلیّتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ **وِلایَت دَرحقیقت قُربِ بارگاہِ اَحَدِیَّت** عَزَّوَجَلَّ **کا نام ہے** اور یہ قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جس کو جس قدر زیادہ

حاصِل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بُلند سے بُلند تر ہوگا۔صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن چونکہ نِگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ ربّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ میں اِن بُزُرگوں کو جو قُرب وتقرُّب حاصِل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَھُمُ اللّٰہ کو حاصِل نہیں۔اِس لئے اگرچِہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بَہُت کم کرامتیں مَنقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام سے حد دَرَجہ اَفضل و اَعلیٰ اور بُلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالَم سے ملاقات کا عالَم　　عالَم میں ہے مِعراجِ کمالات کا عالَم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا اِن سے ہے راضی　　کیا کہئے صَحابہ کی کرامات کا عالَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''سَوانحِ کربلا'' صَفْحہ 56 تا 57 پر صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الہادِی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصْر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔انہوں نے اِستِفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس

کے والِدَین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر **دریائے نیل** میں ڈالتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پُرانی واہِیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔** پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **امیرُ الْمُؤمِنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک **اسلام** ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو **دریائے نیل** میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس جب **امیرُ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقْعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور **اللہ تَعَالٰی** نے جاری فرمایا تو میں **واحِد و قَہّار** عَزَّوَجَلَّ سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ رُقْعہ **دَریائے نیل** میں ڈالا ایک رات میں سولہ [١٦] گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل مَوقُوف (یعنی ختم) ہوگئی۔ **(العظمة لابی الشيخ الاصبهانی ص٣١٨ رقم٩٤٠)**

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حُکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ نگاہِ نُبُوَّت سے فیض و برکت یافتہ، بارگاہِ رِسالت سے تعلیم و تربیّت یافتہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حُسنِ ایمان کی بَرَکات تھیں، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اَہلِ مِصْر کو اِس بُری رَسْم سے نَجات عطا فرمائی۔

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی   آپ اپنے پہ قِیامت کر لی

میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا   مِرے اللہ نے رَحْمت کر لی (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناجائز رَسْم ورَواج اور مسلمانوں کی حالتِ زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصْر میں دریائے نِیل کو جاری رکھنے کے لئے رَسْمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بعض قبیح اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جا رہی ہیں اور یہ خلافِ شَرْع رُسومات مسلمانوں کو پَستی و بربادی کے عَمیق گڑھے کی طرف دھکیلتی اور سنّتِ رسولُ اللہ سے دُور کرتی چلی جا رہی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 170 صَفْحات پر مُشْتَمِل ایک زبردست کتاب ''اِسلامی زندگی'' صَفْحہ 12 تا 16 پر مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

نے بُری رُسومات اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کی جو کچھ کیفیّات بیان فرمائی ہیں اُن کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: آج کون سا دَرْد رکھنے والا دِل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ پَستی اور اِن کی موجودہ ذِلّت وخواری اور ناداری پر نہ دُکھتا ہو اور کون سی آنکھ ہے جو اِن کی غربت، مُفلِسی، بے رُوْزگاری پر آنسو نہ بہاتی ہو! حُکومت اِن سے چِھنی، دولت سے یہ محروم ہوئے، عزّت ووقار اِن کا خَتْم ہو چکا، زمانے بھر کی مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں، اِن حالات کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر دوستو! فقط رونے دھونے سے کام نہیں چلتا بلکہ ضَروری یہ ہے کہ اِس کے عِلاج پر غور کیا جائے۔ عِلاج کے لئے چند چیزیں سوچنی چاہئیں (1) اصل بیماری کیا ہے؟ (2) اِس کی وجہ کیا؟ مَرَض کیوں پیدا ہوا؟ (3) اِس کا عِلاج کیا ہے؟ (4) اِس عِلاج میں پرہیز کیا کیا ہے؟ اگر اِن چاؔر باتوں میں غور کرلو تو سمجھ لو کہ عِلاج آسان ہے۔ **کئی** لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ ملک نے اَقوامِ مسلِم کے عِلاج کا بیڑا اُٹھایا مگر ناکامی ہی ملی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جس کسی نیک بندے نے مسلمانوں کو اُن کا **صحیح عِلاج بتایا** تو بعض نادان مسلمانوں نے اُس کا مَذاق اُڑایا، اُس پر پھبتیاں کسیں، زبانِ طعن درازکی، غرضیکہ صحیح طبیبوں کی آواز پر کان نہ دھرا۔

مسلمانوں کی بادشاہت گئی، عزّت گئی، دولت گئی، وقار گیا، صِرْف ایک وجہ سے وہ یہ کہ ہم نے شریعتِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی چھوڑ دی، **ہماری زندگی اسلامی زندگی نہ رہی۔** اِن تمام نُحوستوں کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف، نبیِّ

کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَرم اور آخرت کا ڈَر نہ رہا۔ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

دن لَہو[1] میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

[1] کھیل کود

مسجِدیں ہماری ویران، مسلمانوں سے سِنیما و تماشے آباد، ہر قسم کے عُیُوب مسلمانوں میں موجود، ناجائز رسمیں ہم میں قائم ہیں، ہم کس طرح عزّت پاسکتے ہیں! جیسے کسی نے کہا ہے:

وائے ناکامی! مَتاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دِل سے اِحساسِ زِیاں جاتا رہا

3 بیماریاں

مسلمانوں کی اَصل بیماری تو اَحکامِ خدا وسُنّتِ مصطَفٰے کو چھوڑنا ہے، اب اِس مَرَض کی وجہ سے اور بہت سی بیماریاں پیدا ہوگئیں۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی **تین**۳ **بیماریاں** ہیں: اوّل روزانہ نئے نئے مذہبوں کی پیداوار اور ہر آواز پر مسلمانوں کا آنکھیں بند کر کے چل پڑنا۔ دوسرے مسلمانوں کی آپس کی ناچاقیاں، عداوَتیں اور مُقدَّمہ بازیاں۔ تیسرے جاہِل لوگوں کی گھڑی ہوئی خِلافِ شَرع یا فُضول رَسمیں، اِن تین قِسم کی بیماریوں نے مسلمانوں کو تباہ کر ڈالا، برباد کر دیا، گھر سے بے گھر بنا دیا، مقروض کر دیا غرضیکہ ذِلّت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔

مذکورہ بیماریوں کا عِلاج

پہلی بیماری کا عِلاج یہ ہے کہ ہر بدمذہب کی صُحبت سے بچو، اُس **عالِمِ حق اور سُنّی المذہب شخص کے پاس بیٹھو** جس کی صُحبتِ فیض اَثر سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **عِشق اور اِتّباعِ شریعت کا جذبہ** پیدا ہو۔

دوسری بیماری کا عِلاج یہ ہے کہ اکثر فتنہ وفساد کی جَڑ دو چیزیں ہیں: ایک **غصّہ** اور اپنی بڑائی اور دوسرے حُقُوقِ شرعیہ سے **غفلت**۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں سب سے اونچا رَہوں اور سب میرے حقوق ادا کریں مگر میں کسی کا حق ادا نہ کروں اگر ہماری طبیعت میں سے غُرُور وتَکَبُّر نکل جائے، عاجزی اور تواضُع پیدا ہو جائے، ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **کبھی جھگڑے کی نوبَت ہی نہ آئے**۔

تیسری بیماری یہ ہے کہ ہمارے اکثر مسلمانوں میں بچّے کی پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف موقعوں پر ایسی تباہ کن رَسمیں جاری ہیں جنہوں نے **مسلمانوں کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں**۔ شادی بیاہ کی رسموں کی بدولت ہزاروں مسلمانوں کی جائیدادیں، مکانات، دُکانیں سُودی قرضے میں چلی گئیں اور بہُت سے اَعلیٰ خاندانوں کے لوگ آج کِرایہ کے مکانوں میں گزر کررہے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اپنی قوم کی اِس مصیبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا، طبیعت میں جوش پیدا ہوا کہ کچھ خدمت کروں۔ روشنائی کے چند قطرے حقیقت میں میرے آنسوؤں کے قطرے ہیں، خدا کرے کہ اس سے قوم کی

اِصلاح ہو جائے ، میں نے یہ محسوس کیا کہ بَہُت سے لوگ اِن شادی بیاہ اور دیگر فُضول رَسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادَری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہوسکتا ہے قرض لے کر ان جاہِلانہ رَسموں کو پورا کرتے ہیں ۔کوئی تو ایسا مردِ مُجاہِد ہو جو بِلا خوف وخَطَر ہر ایک کے طعنے برداشت کر کے تمام ناجائز وحرام رَسموں پر لات ماردے اور سنّتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو زندہ کر کے دکھادے کہ جو شخص سُنّت کو زندہ کرے اُس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ شہید تو ایک دَفْعہ تلوار کا زَخْم کھا کر دنیا سے پردہ کر جاتا ہے مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ عُمر بھر لوگوں کی زَبانوں کے زَخْم کھاتا رہتا ہے۔ واضِح رہے کہ مُروَّجہ رَسمیں دو قِسْم کی ہیں: **ایک** تو وہ جو شرعاً ناجائز ہیں۔ **دوسری** وہ جو تباہ کُن ہیں اور بَہُت دَفْعہ اُن کے پورا کرنے کے لئے مسلمان سُودی قرض کی نُحوست میں بھی مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سُود کا لین دین گناہِ کبیرہ ہے اور یوں یہ رُسُومات بَہُت ساری آفات میں پھنسا دیتی ہیں، اِن سے دُوری ہی میں عافیّت ہے۔

(اِسلامی زندَگی ص۱۲ تا ۱٦ بتَصَرُّف)

(غلط وقبیح رسومات کے نقصانات جاننے اور اِن کے علاج کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ''مکتبۃُ المدینہ'' کی کتاب ''اسلامی زندگی'' ہدِیّۃً حاصل کر کے مُطالَعہ فرمائیے)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر　　خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غَلَط رَسْم ورواج　　سنّتوں پر چلنے کا کر عَہد آج
خوب کر ذِکرِ خدا و مصطفٰے　　دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا (وسائلِ بخشش ص ٦٧٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر والے سے گفتگو

مُدَّعائے رسول، رفیقِ رسول، مُشیرِ رسول، جاں نثارِ رسول، امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار ایک صالح (یعنی نیک پرہیزگار) نوجوان کی قَبْر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

اے نوجوان! بتا! تیرا قَبْر میں کیا حال ہے؟ اُس صالح (یعنی باعمل) نوجوان نے قَبْر کے اندر سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام لے کر پکارا اور بآوازِ بلند ۲ دو مرتبہ جواب دیا: قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ. میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے یہ دونوں جنّتیں مجھے عطا فرمادی ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج۴۵ ص۴۵۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دے بہرِ عُمَر اپنا ڈر یاالٰہی
دے عشقِ شہِ بَحْر و بَر یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے فاروقِ اَعظم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کہ بعطائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اہلِ قَبْر کے اَحوال معلوم کر لئے۔ اِس رِوایَت سے یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندگی گزارے گا اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزاں وترساں رہے گا، بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا ہونے سے ڈرے گا، وہ اللہُ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتِ کامِلہ سے دو جنّتوں کا حقدار قرار پائے گا۔ جوانی میں عِبادت کرنے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کو مبارَک ہو کہ بروزِ قیامت جب سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، سایۂ عرش کے عِلاوہ اُس جاں گُزا (یعنی جان کو تکلیف میں ڈالنے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذَرِیعہ نہ ہوگا تو اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ایسے خوش قسمت مسلمان کو اپنے عرشِ پناہ گاہِ اہلِ فَرْش کا سایۂ رَحْمت عنایت فرمائے گا جیسا کہ

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 88 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟'' صَفْحَہ 20 پر حضرتِ سیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھا کہ اِن صِفات کے حامل مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے: (اُن میں سے دو یہ ہیں) (۱)......وہ شخص جس کی نَشْوونُما اِس حال میں ہوئی کہ اُس کی صُحبت، جوانی اور قُوّت اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ

کی پسند اور رِضا والے کاموں میں صَرف ہوئی اور (۲)......وہ شخص جس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج۸ ص۱۷۹ حدیث۱۲)

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم

دیوانہ شَہَنشاہِ مدینہ کا بنا دے (وسائلِ بخشش ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچانک دو شیر آ پہنچے

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک شخص ڈھونڈ رہا تھا، کسی نے بتایا کہ کہیں آبادی کے باہَر سو رہے ہوں گے۔ وہ شخص آبادی کے باہَر نکل کر آپ کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ حضرتِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس حالت میں پایا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سر کے نیچے دُرّہ رکھے ہوئے زمین پر سو رہے تھے، اُس نے نیام سے تلوار نکالی اور وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ غَیب سے ۲ دو شیر نُمُودار ہوئے اور اُس کی طرف بڑھے، یہ منظر دیکھ کر وہ چیخ پڑا، اُس کی آواز سے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بیدار ہو گئے، اُس نے اپنا سارا واقِعہ بیان کیا اور آپ کے دستِ حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر ج۷ ص۴۳۳)

گھر والوں کو تَہَجُّد کیلئے جگاتے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان کے والِدِ ماجد

حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ رات کو اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے، اس کے بعد جب رات کا آخِری وَقت آجاتا تو اپنے گھر والوں کو بیدار کر کے فرماتے کہ نَماز پڑھو۔ پھر یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کرتے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (۱۳۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نَماز کا حُکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لئے۔ (پ۱۶،طٰہٰ:۱۳۲)

(مؤطّا امام مالك ج۱ ص۱۲۳ حديث ۲۶۵)

امیرُالمُؤمِنین، اِمامُ العادِلین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نَمازیوں کی خبر گیری کرنے کی ایک روایت اور مُلاحَظہ فرمایئے نیز اِس کے مطابِق عمل کا ذِہن بنایئے چُنانچِہ امیرُ المُؤمِنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صُبح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُنا **سُلَیمان** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گھر تھا اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا **شِفا** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نَماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نَماز (یعنی نَفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیِّدُنا **عُمَر فاروقِ اَعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں

قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطّا امام مالك ج ١ ص ١٣٤ حدیث ٣٠٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھر جا کر خبر نکالی، اِس رِوایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب بھر نوافِل پڑھنے یا اجتماعِ ذِکر و نعت یا سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گئے تک شرکت کرنے کے سبب صُبْح کی نَماز قضا ہو جانا کُجا اگر فَجْر کی جماعت بھی چلی جاتی ہو تو لازِم ہے کہ اِس طرح کے مُستَحبّات چھوڑ کر رات آرام کرلے اور باجماعت نَمازِ فَجْر ادا کرے۔

مَحبوبِ فاروقِ اعظم

فرمانِ فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ: مجھے وہ شخص مَحبوب (یعنی پیارا) ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ج٣ ص ٢٢٢)

شَہد کا پیالہ

حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں شَہد کا پیالہ پیش کیا گیا، اُسے اپنے ہاتھ پر رکھ کر تین مرتبہ فرمایا: ''اگر میں اُسے پی لوں تو اس کی حلاوت (یعنی لذّت و مٹھاس) خَتْم ہو جائے گی مگر حساب باقی رہ جائے گا۔'' پھر آپ نے کسی اور کو دے دیا۔

(الزھد لابن المبارک ص ٢١٩)

فانی دنیا کا نقصان برداشْت کر لیا کرو

امیرُ الْمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے

اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دُنیا کا اِرادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نُقصان ہوتا نظر آتا ہے اور جب آخِرت کا اِرادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نُقصان مَحسوس ہوتا ہے چُونکہ مُعامَلہ ہی اسی طرح کا ہے لہٰذا تم (آخرت کا نہیں بلکہ) فانی دنیا کا نُقصان برداشت کرلیا کرو۔ (اَلزّھد للامام احمد ص ۱۵۲)

فاروقِ اعظم کا رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ جَنابِ صادِق واَمین، سیِّدُ الخائفین، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہ **قَطْعی جنّتی** ہونے کے باوُجود خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گر یہ کُناں رہتے بلکہ **خَشْیَّتِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ سے رونے کے سبب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چِہرۂ پُر اَنوار پر دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 695 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **''اللّٰہ والوں کی باتیں''** جلد اوّل، صَفْحہ 123 پر حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پاکیزہ زندگی کے ایک حسین اور لائقِ تقلید گوشے کا ذکر ہے: حضرتِ عبدُاللّٰہ بن عیسٰی رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے رِوایت ہے کہ صاحِبِ خوف وخشیّت، نَجْمِ راہِ ہدایت، مَنْبَعِ عِلْم وحکمت حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چِہرۂ اَقدس پر بَہُت زیادہ رونے کی وجہ سے دو کالی لکیریں پڑ گئی تھیں۔ (اَلزّھد للا مام احمد بن حنبل ص ۱۴۹)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذِکرِ مَحبّت عام ہے لیکن سوزِ مَحبّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود کو عذاب سے ڈرانے کا انوکھا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ بسا اوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سُوال فرماتے: اے خَطّاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشْت کرنے کی طاقت ہے؟

(مناقب عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص ۱۵٤)

بکری کا بچّہ بھی مر گیا تو.....

امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ اُونٹ پر سُوار ہو کر بَہُت تیزی سے جا رہے ہیں، میں نے کہا: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ جواب دیا: صَدَقے کا ایک اُونٹ بھاگ گیا ہے اُس کی تلاش میں جا رہا ہوں، اگر دریائے فُرات کے کَنارے پر بکری کا ایک بچّہ بھی مر گیا تو بروزِ قِیامت عُمَر سے اس کے بارے پوچھ گچھ ہوگی۔ (ایضاً ص ۱۵۳)

جہنَّم کو بکثرت یاد کرو

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنَّم کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ اِس کی گرمی نہایت سَخْت اور گہرائی بَہُت زیادہ ہے اور اس کے گُرز یعنی ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔ (جن سے مُجرِموں کو مارا جائیگا) (ترمذی ج ٤ ص ۲٦۰ حیدث ۲۵۸٤)

لوگوں کی اجازت سے بَیتُ المال سے شہد لینا

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار بیمار ہوئے، طبیبوں نے عِلاج میں شَہد تجویز کیا، بَیتُ المال میں شَہد موجود تھا لیکن مسلمانوں کی اجازت کے بِغیر لینے پر راضی نہ تھے، چُنانچہ اِسی حالت میں مسجِد میں حاضِر ہوئے اور مسلمانوں کو جَمْع کر کے اجازت طلب کی، جب لوگوں نے اِجازت دی تو اِستِعمال فرمایا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج ٣ ص ٢٠٩)

مُسلسَل روزے رکھتے

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وِصال سے دُو سال تک لگا تار روزے رکھتے رہے۔ دوسری رِوایت میں ہے: بَقَرہ عید و عیدُ الْفِطْر اور سفر کے علاوہ حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مُسَلسَل روزے رکھتے تھے۔ (مناقب عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص ١٦٠)

سات یا نو لُقمے

حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ 7 یا 9 لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٣ ص ١١١)

اونٹوں کے بدن پر تیل مل رہے تھے

حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ صدقے کے اونٹوں کے بدن پر قَطْران (یعنی تیل) مل رہے تھے، ایک شخص نے عَرْض کی: حضرت! یہ کام کسی غلام سے کروا لیتے! جواب دیا: مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہوسکتا ہے، جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ

ان کا غلام ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۵ ص ۳۰۳ رقم ۱۴۳۰۳)

فاروقِ اَعظم کا جنّتی مَحَل

محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، رسولِ رَحْمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بشارت کے مطابق حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ **عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں شامل** قَطْعی جنّتی ہیں چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ رَحْمٰن، نبیِّ غیبِ دان، رسولِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں **جنّت** میں گیا، وہاں میں نے ایک **مَحَل** دیکھا، اِستِفسار کیا: (یعنی پوچھا) **یہ مَحَل کس کا ہے** ؟ فِرِشتے نے عَرْض کی: حضرتِ **عُمَر** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اندر داخِل ہو کر اسے دیکھوں لیکن (اے عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ!) تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عرض کرنے لگے: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان، کیا میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر غیرت کر سکتا ہوں؟ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۵ حدیث ۳۶۷۹) **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا ۔۔۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللّٰہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا ۔۔۔ جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللّٰہ کی

پہلے شِعْر کا مطلب ہے: عَرْشِ اَعظم کے پیدا کرنے والے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کسی کو جو کچھ ملا ہے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاک در سے ملا ہے، کیونکہ دونوں جہانوں میں رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔

دوسرے شِعْر کے معنی ہیں: عشقِ رسول کی آگ میں جل کر خاک ہونے والوں کو (مرنے کے بعد) چین کی نیند نصیب ہوتی ہے کیونکہ روح و جان کے لئے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت اِکسیر یعنی نہایت مُؤَثِّر اور مُفید دوا کا دَرَجہ رکھتی ہے۔

دُرَّہ پڑتے ہی زَلزَلہ جاتا رہا

ایک مرتبہ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں زَلزَلہ آ گیا اور زمین زور زور سے ہِلنے لگی۔ یہ دیکھ کر کرامت وعدالت کی اعلیٰ مثال، صاحبِ عَظَمت وجلال، امیرُ الْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جلال میں آ گئے اور زمین پر ایک دُرّہ مار کر فرمانے لگے: قِرِّیْ اَلَمْ اَعْدِلْ عَلَیْکِ (یعنی اے زمین! ٹھہر جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل وانصاف نہیں کیا؟) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ جلالت نشان سنتے ہی **زمین ساکن ہو گئی** (یعنی ٹھہر گئی) **اور زَلزلہ خَتْم ہو گیا۔** (طبقاتُ الشّافعیة الکبری للسبکی ج ۲ ص ۳۲٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کو کتنی طاقت اور قوّت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس قدر بُلند وبالا شان کے حامل ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جو خدا عَزَّوَجَلَّ کے ہو جاتے ہیں خدائی (یعنی دُنیا) اُن کی ہو جاتی ہے۔

"عُمَر فاروق" کے 8 حُرُوف کی نسبت سے 8 فضائلِ حضرتِ عُمَر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

﴿1﴾ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ یعنی حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی

عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طُلوع نہیں ہوا۔ (تِرمِذی ج ٥ ص ٣٨٤ حدیث ٣٧٠٤)

تَرجُمانِ نبی ہم زَبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

﴿2﴾ آسمان کے تمام فِرِشتے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی عزّت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے[1] ﴿3﴾ لَا یُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَّ لَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ یعنی (حضرت) ابوبکر اور (حضرت) عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے مُؤمِن مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے بُغْض رکھتا ہے[2] ﴿4﴾ عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی (حضرت) عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اَہلِ جنّت کے چَراغ ہیں۔[3] ﴿5﴾ ھٰذَا رَجُلٌ لَّا یُحِبُّ الْبَاطِلَ یعنی یہ (حضرت عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ) وہ شخص ہے جو باطِل کو پسند نہیں کرتا[4] ﴿6﴾ ''تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا تو۔'' حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تشریف لائے[5] ﴿7﴾ رِضَا اللّٰہِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رِضا ہے اور حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رِضا اللہ تعالٰی کی رِضا ہے[6] ﴿8﴾ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔''[7]

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیث

مدینہ

(1) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٨٥ (2) ایضاً ص ٢٢٥ (3) مَجمَعُ الزَّوائِد ج ٩ ص ٧٧ حدیث ١٤٤٦١ (4) مُسنَدِ اِمام احمد ج ٥ ص ٣٠٢ حدیث ١٥٥٨٥ (5) تِرمِذی ج ٥ ص ٣٨٨ حدیث ٣٧١٤ (6) جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٤ ص ٣٦٨ حدیث ١٢٥٥٦ (7) تِرمِذی ج ٥ ص ٣٨٣ حدیث ٣٧٠٢

پاک (نمبر 8) کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور زبان سے جو بولتے ہیں وہ حق بولتے ہیں۔ (مراۃ ج۸ص ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمیں حضرتِ عُمَر سے پیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عالیشان مرتبہ عطا فرمایا اور بَہُت زیادہ عزّت وشرافت اور فضیلت وکرامت سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ رِفعت نشان کو تسلیم کرنا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو برحق جان کر راہِ ہدایت کا روشن مینار سمجھنا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَحبَّت وعقیدت رکھنا نہایت ضَروری ہے جیسا کہ جلیلُ الْقَدْر صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ دو جہان، شاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ توجُّہ نشان ہے: مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جس شخص نے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے بُغْض رکھا اُس نے مجھ سے بُغْض رکھا اور جس نے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ ص۱۰۲ حدیث ۶۷۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے، آسمانِ ہدایت کے چمکتے دَمکتے سِتارے، دکھی دل کے سہارے،

غلامانِ مصطفٰے کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا ابوحَفْص عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان اوراُن سے مَحَبَّت کرنے کا اِنعام آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَحَبَّت کرنا گویا رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بُغْض وعداوت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغْض وعداوت کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے، جس کا نتیجہ دنیا وآخرت کی ذِلّت وذُلالت ہے۔

وہ عُمَر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر　　وہ عُمَر خاصۂ ہاشمی تاجور

وہ عُمَر کُھل گئے جس پہ رَحمت کے در　　وہ عُمَر جس کے اَعداء پہ شیدا سَقَر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

جس سے مَحَبَّت، اُسی کے ساتھ حشر

''بُخاری شریف'' کی حدیثِ پاک میں ہے: خادِمِ بارگاہِ رِسالت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسولِ رَحْمت، شفیعِ روزِ قِیامت، مُخْبِرِ اَحوالِ دُنیاوآخرت سے پوچھا کہ قِیامت کب آئے گی؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے اِس کے لئے کیا تیّاری کی ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تو کوئی عمل نہیں، سوائے اِس کے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ سرورِ کائنات، شاہِ

موجودات، مَحبوبِ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے مَحبَّت کرتے ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اِتنا خوش نہیں کیا جتنا سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ مَحبَّت نشان نے کیا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے مَحبَّت کرتے ہو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے مَحبَّت کرتا ہوں اور حضراتِ ابوبکر و عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے بھی، لہٰذا اُمّید وار ہوں کہ اِن کی مَحبَّت کے باعث اِن حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اَعمال اِن جیسے نہیں۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۷ حدیث ۳۶۸۸)

ہم کو شاہِ بحر و بر سے پیار ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے
اور ابُوبکر و عُمَر سے پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

عَظَمتِ صَحابہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 192 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''سوانحِ کربلا'' صَفْحَہ 31 پر حدیثِ پاک منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، مَحبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! اِنہیں میرے بعد

نشانہ نہ بناوٴ، جس نے انہیں محبوب رکھا میری مَحبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا، جس نے انہیں ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی بیشک اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے گرِفتار کرے۔ (تِرمذی ج۵ ص۴۶۳ حدیث۳۸۸۸)

ہم کو اَصحابِ نبی سے پیار ہے اِن شاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ”مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں اُن کی عقیدت ومَحبَّت کو جگہ دے۔ اُن کی مَحبَّت حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابۂ کِرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا ورسول ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔“ (سوانِحِ کربلا ص۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور

نَجم ہیں اور ناوٴ ہے عِترَت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش)

اس شِعْر کا مطلب ہے کہ اہلسنَّت کا بیڑا (یعنی کشتی) پار ہے کیونکہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اِن کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کشتی کی طرح ہیں۔

مُردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **413** صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**عُیُونُ الْحِکایات**'' حصّہ اوّل صفحہ **246** پر حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالْحُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَدِیْر کا بَیان ہے کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور **اللہ** غفّار عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے کافی مالدار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر ''**ایران**'' کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ **ایک مرتبہ** مجھے میرے مزدور نے بتایا کہ فُلاں مسافر خانے میں ایک لاش بے گور وکفن پڑی ہے، کوئی دفنانے والا نہیں۔ یہ سن کر مجھے اُس مرنے والے کی بے کسی پر ترس آیا اور **خیر خواہی کی نیّت سے** تَجْہِیز وتَکْفِین کا اِنتِظام کرنے کیلئے میں مسافِر خانے پہنچا تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے جس کے پیٹ پر کچّی اینٹیں رکھی ہیں۔ میں نے ایک چادر اُس پر ڈال دی، اُس لاش کے قریب اُس کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بَہُت عِبادت گزار اور نیکو کار تھا، ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم اِس کی تَجْہِیز وتَکْفِین کا اِنتِظام کرسکیں۔ یہ سن کر میں نے اُجرت پر ایک شخص کو کفن لینے اور دوسرے کو قَبْر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم لوگ مل کر اُس کی قَبْر کے لئے کچّی اِینٹیں تیّار کرنے اور اُسے غُسل دینے کے لئے پانی گرم کرنے لگے۔ **ابھی ہم اِنہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ**

مُردہ اُٹھ بیٹھا، اینٹیں اُس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بَھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! اُس کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن میں ہمّت کرکے اُس کے قریب گیا اور بازو پکڑ کر اُسے ہلایا اور پوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: ''میں کُوفے کا رہائشی تھا اور بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ!** اُن کی بُری صُحبت کی وجہ سے میں بھی اُن کے ساتھ مل کر شَیخَین کَرِیمَین یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو گالیاں دیتا اور اُن سے نفرت کرتا تھا۔'' **حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْخُصَیب بشیر** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے توبہ و اِستِغفار کی اور اُسے کہا: اے بدبخت! پھر تو تُو واقِعی سخت سزا کا مُستَحِق ہے لیکن یہ تو بتا کہ تُو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہوگیا؟ تو وہ کہنے لگا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ **صَحابۂ کِرام** رِضْوَانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنّم کی طرف لے جایا گیا** اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا اور کہا گیا: ''اب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ ساتھیوں کو اپنے دردناک اَنجام کی خبر دے اور اُنہیں بتائے کہ **اللہ غفّار** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنے والا آخرت میں کس قَدَر دردناک

عذاب کا مُسْتَحِق ہے۔ جب تُو اُن کو اپنے بارے میں بتا چکے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنّم) میں ڈال دیا جائے گا۔'' بس! یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اِس عبرت ناک حالت سے گستاخانِ صَحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو اِن حضراتِ قُدسِیَّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی کرے گا اُس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہوگیا۔ اِتنی دیر میں قَبْر کھودی جاچکی تھی اور کفن کا اِنتِظام بھی ہو چکا تھا لیکن میں نے کہا: میں ایسے بدبخت کی تَجْہِیز و تَکْفِین ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما) کا گستاخ ہو اور میں تو اِس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے واپَس چل دیا۔ بعد میں مجھے کسی نے خبر دی کہ اُس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اُس کو غُسل دیا اور نَمازِ جنازہ پڑھی۔ اُن کے عِلاوہ کسی نے بھی نَمازِ جنازہ میں شرکت نہ کی۔ حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْحُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ القَدِیْر سے پوچھا: کیا آپ اس واقِعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اُس بدبخت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اُس کی باتیں سنیں۔ یہ واقِعہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَظِیْم نے فرمایا: اب میں گستاخانِ صَحابہ کے اِس عبرت ناک اَنجام کی خبر لوگوں کو ضَرور دوں گا تاکہ وہ

عبرت پکڑیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ (عیون الحکایات (عربی) ص ۱۵۲)

رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ ہمیں صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظمت نشان میں گستاخی و بے اَدَبی سے مَحفوظ رکھے اور تمام صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی مَحَبَّت اور اُن کی خوب خوب تعظیم کرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اللہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، ہمیں بے اَدبوں اور گستاخوں سے ہمیشہ مَحفوظ و مامون رکھے اور ہم سے کبھی ادنیٰ سی گستاخی بھی سرزد نہ ہو۔

مَحفوظ سدا رکھنا خدا بے اَدَبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۹۳)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گستاخوں کا اَنجام بڑا دردناک وعبرتناک ہوتا ہے۔ ایسے نامُراد زمانے بھر کے لئے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔ جو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پاک بارگاہوں میں نازیبا کلمات کہتے یا صَحابۂ کِرام و اَولیاءِ عُظام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شانوں میں مُزَخْرَفات (مُ۔زَخْ۔رَ۔فات۔یعنی گالیاں) بکتے ہیں آخرت میں تو تباہی و بربادی اُن کا مقدَّر ضَرور بنے گی مگر وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہوکر زمانے بھر کے لئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اُن کے عقائد واَعمال کی پیروی نہیں کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہمیشہ بااَدب رہنے اور بااَدب لوگوں یعنی عاشِقانِ رسول

کی صُحبت اِختیار کرنے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرمائے اور بے اَدَبوں اور گستاخوں کی صُحبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

از خدا جُوئیم توفیقِ ادب　　بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

(یعنی اپنے ربّ عزّوجلّ سے توفیقِ ادب طلب کرو، بے ادب فضلِ رب سے محروم پھرتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

فاروقِ اعظم کے مُتَعَلِّق عقیدۂ اہلسنّت

حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **مُتَعَلِّق اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ** جاننا ضَروری ہے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 241 پر ہے: ''بعد اَنبیا و مُرسلین (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلَک (یعنی فِرِشتوں) سے اَفضل صدّیقِ اَکبر ہیں، پھر عُمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہم، جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو صِدّیق یا فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتائے گمراہ، بدمذہب ہے۔'' (بہارِ شریعت)

صَحابہ میں ہے افضل حضرتِ صِدّیق کا رُتبہ
ہے اُن کے بعد اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظم کا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزالایمان مَعَ خزائنُ الْعرفان**'' صَفْحہ 974 پر اللّٰہُ الْمَجِید عزّوجلّ

سُوْرَۃُ الْحَدِیْد پارہ 27، آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ فَضْل اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑے فَضْل والا ہے۔

بدمَذہبیَّت سے نَفرت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 302 پر ہے: حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نَمازِ مغرِب پڑھ کر مسجِد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ المُؤمِنین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خادِم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافِر نے کھانا شُروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اُس کی زَبان سے ایسا نکلا جس سے ''بدمذہبی کی بُو'' آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸۴)

فارِقِ حقّ و باطِل امامُ الھُدٰی
تیغِ مَسلُولِ شِدَّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اس شِعْر کا مطلب ہے: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حق و باطِل میں فرق کرنے والے، ہِدایت کے اِمام اور اِسلام کی حِمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا حرام ہے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفحَہ 277 پر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا حُکم پوچھا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''(بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بد مذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہرِ قاتل۔'' رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی اُنھیں اپنے سے دُور کرو اور اُن سے دُور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔(مقدّمہ صَحیح مُسلِم حدیث۷ ص ۹) اور اپنے نَفْس پر اعتِماد کرنے والا (آدمی) بڑے کذّاب (یعنی بَہُت ہی بڑے جھوٹے) پر اعتِماد کرتا ہے، اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجّال نکلے گا، کچھ (اَفراد) اُسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اِس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں (یعنی دجّال کے پاس) جا کر وَیسے ہی ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد ج ٤ ص١٥٧ حدیث ٤٣١٩) حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حَشْر اسی کے ساتھ ہوگا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٥ ص١٩ حدیث ٦٤٥٠)

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پانے، دل میں صَحابۂ کِرام واولیاءِ عُظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کی مَحَبَّت جگانے، نیک صُحبتوں سے فَیض اُٹھانے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، **عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیَّت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی **10** دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کیجئے اور **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز **مَدَنی چینل** کے سلسلے دیکھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مُقَرَّبِین و صالِحین** کی مَحَبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اِن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا فَیضان اور اِن کی نظرِ شفقت شامِلِ حال ہوگی۔ ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ و آلِ بُتُول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلِّغِ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعُبید قاری حاجی **مشتاق احمد عطّاری** عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی کی وفات سے چند ماہ قَبْل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بِقَسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو **سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا**، جالی مبارَک میں بنے ہوئے تین۳ سوراخ میں سے ایک سوراخ میں جب جھانکا تو ایک دلرُبا منظر

نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، **فیض گنجینہ**، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شَیخینِ کریمین یعنی حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُ نا عُمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی حاضِرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں **حاجی مُشتاق عطّاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی **بارگاہِ محبوبِ باری** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کُھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئے گی بر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُمَر کی موت پر اسلام روئے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے کہا ہے کہ اسلام عُمَر کی موت پر روئے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۷۵)

مَرَضُ الوِصال میں بھی نیکی کی دعوت

امیرُ الْمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ پر جب قاتِلانہ حملہ ہوا تو ایک نوجوان تسلّی دینے کے لیے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور کہا: اے

امیرُ الْمُؤمِنین! **اللہ** کی طرف سے آپ کو بِشارت ہو کیونکہ آپ کو رسولُ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی صُحبت اور اسلام میں سَبقت نصیب ہوئی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل و انصاف کیا پھر آپ شہید ہونے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ یہ اُمور میرے لیے برابر برابر ہو جائیں، نہ مجھ پر کسی کا حق نکلے نہ میرا کسی پر۔'' جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چُھو رہی تھی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آ گیا تو فرمایا: اے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اوپر کر لے یہ تیرے کپڑے کو زیادہ صاف رکھے گا اور یہ **اللہ** کو بھی پسند ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۵۳۲ حدیث ۳۷۰۰)

شدید زَخْمی حالت میں نماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پر قاتِلانہ حملہ ہوا تو عَرْض کی گئی: اے امیرُ الْمُؤمِنین! نَماز (کا وَقْت ہے) فرمایا: جی ہاں، سنئے! ''جو شخص نَماز ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **شدید زَخْمی** ہونے کے باوُجُود **نَماز** ادا فرمائی۔ (کتابُ الکَبائِر ص ۲۲)

قَبْر میں بدن سلامت

''بخاری شریف'' میں ہے: حضرتِ عُرْوَہ بن زُبَیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدُالْمَلِک کے زمانے میں جب روضۂ منوَّرہ کی دیوار گری تو لوگ اُس کو

بنانے لگے، (بنیاد کھودتے وَقت) **ایک پاؤں ظاہر ہوا** تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں نے گمان یہ کیا کہ یہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا قدم مُبارک** ہے اور کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسے پہچان سکتا تو حضرتِ عُروہ بن زُبیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے کہا: لَا، وَاللّٰہِ! مَاهِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّم، مَا هِيَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. **یعنی** خدا کی قسم! یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ یہ حضرتِ عُمَر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ **کا قدم مُبارک** ہے۔ (بُخاری شریف ج۱ ص۴۶۹ حدیث ۱۳۹۰)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کرم یا رَسولَ الله“ کے تیرہ حُرُوف کی نِسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

❁ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ الله پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ﴿۲﴾ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔(ابوداؤد ج۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔(مراۃ ج۶ ص ۷۷) البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر (LEAVER) کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج٤ ص٥٧٥ ج ٢١ ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قِبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ٥ ص ٥٩٤) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٢ ص ٨) ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استِعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی ج ٤ ص ١١٧، کشف الخفاء ج ١ ص ٣٨٤) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (٢) 120 صَفْحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے

مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالب غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٢٠ ذوالحجّۃ الحرام ١٤٣٣ھ

6-11-2012

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

(۱۹شوال المکرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 6-09-2012)

خدا کے فَضْل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا   خدا اُن کا محمد مصطَفٰے فاروقِ اعظم کا

کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رَحْمت ہے   مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا

پسِ صدّیقِ اکبر مصطَفٰے کے سب صَحابہ میں   ہے بے شک سب سے اونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے   ہے ایسا رُعْب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا

صَحابہ اور اہلبیت کی دل میں مَحبّت ہے   بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے   ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

بھٹک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے   کرم جس بَخْت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

خدا کی خاص رَحْمت سے محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عنایت سے   جہنَّم میں نہ جائے گا گدا فاروقِ اعظم کا

سدا آنسو بہائے جو غَمِ عشقِ محمد میں   دے ایسی آنکھ یارب! واسِطہ فاروقِ اعظم کا

مجھے حجّ وزیارت کی سعادت اب عنایت ہو   وسیلہ پیش کرتا ہوں خدا فاروقِ اعظم کا

الٰہی! ایک مدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں   دکھا دے سبز گُنْبَد واسِطہ فاروقِ اعظم کا

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما الٰہی! واسِطہ فاروقِ اعظم کا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللهُ تعالیٰ علیه والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآنِ مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	الطبقات الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	مناقب عمر بن الخطاب	دار ابن خلدون
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	تاریخ الخلفاء	باب المدینہ کراچی
ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	الرّیاض النضرۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	حجۃ اللہ علی العالمین	مرکز اہلسنت برکاتِ رضا ہند
مؤطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت	الزہد للامام احمد	دار الغد الجدید مصر
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الزہد لابن المبارک	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	اتحاف السّادۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کتاب الکبائر	پشاور
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	العظمۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عیون الحکایات	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الفتاوی الفقہیۃ الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مراۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
دلائل النّبوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net